احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 17- مئی 2000ء

روزنامہ
CPL 61
الفضل ربوہ
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

بدھ 17 مئی 2000ء - 12 صفر المظفر 1421 ہجری - 17 ہجرت 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 110

انسانوں کے حقوق

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

دنیا کا مال ہرا بھرا اور میٹھا ہے اور اس مسلمان کے لئے اچھا ساتھی ہے جو اس میں سے یتیم اور مسکین اور مسافر کو دیتا ہے۔ اور جو شخص یہ مال ناحق لیتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا اور سیر نہیں ہوتا اور یہ مال قیامت کے دن اس کے خلاف گواہ ہو گا۔

(سنن نسائی کتاب الزکوۃ باب الصدقة علی الیتیم)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

"حق العباد کا خلاصہ یہ ہے کہ کسی پر ظلم نہ کرنا اور کسی کے حقوق میں دست اندازی نہ کرنا جہاں اس کا حق نہیں ہے۔ جھوٹی گواہی نہ دینا وغیرہ"

(ملفوظات جلد پنجم ص 594)

حقوق العباد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی مخلوق سے ہمدردی کریں یہ طریق اچھا نہیں کہ صرف مخالفت مذہب کی وجہ سے کسی کو دکھ دیں ہمدردی اور سلوک الگ چیز ہے اور مخالفت مذہب دوسری شے (-) (دین) کی مثال ہم یوں دے سکتے ہیں کہ جیسے باپ اپنے حقوق ابّوت کو چاہتا ہے۔ اسی طرح وہ چاہتا ہے کہ اولاد میں ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی ہو وہ نہیں چاہتا کہ ایک دوسرے کو مارے۔ (دین) بھی جہاں یہ چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا کوئی شریک نہ ہو وہاں اس کا یہ بھی منشا ہے کہ نوع انسان میں مؤدت اور وحدت ہو۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 554)

"خدا تم سے کیا چاہتا ہے۔ بس یہی کہ تم تمام نوع انسان سے عدل سے پیش آیا کرو۔ پھر اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ ان سے بھی نیکی کرو جنہوں نے تم سے کوئی نیکی نہیں کی پھر اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ تم مخلوق خدا سے ایسی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ کہ گویا تم ان کے حقیقی رشتہ دار ہو جیسا کہ مائیں اپنے بچوں سے پیش آتی ہیں کیوں کہ احسان میں ایک خود نمائی کا مادہ بھی مخفی ہوتا ہے اور احسان کرنے والا کبھی اپنے احسان کو جتلا بھی دیتا ہے لیکن وہ جو ماں کی طرح طبعی جوش سے نیکی کرتا ہے وہ کبھی خود نمائی نہیں کر سکتا۔ پس آخری درجہ نیکیوں کا طبعی جوش ہے جو ماں کی طرح ہو اور یہ آیت نہ صرف مخلوق کے متعلق ہے بلکہ خدا کے متعلق بھی ہے خدا سے عدل یہ ہے کہ اس کی نعمتوں کو یاد کر کے اس کی فرمانبرداری کرنا اور خدا سے احسان یہ ہے کہ اس کی ذات پر ایسا یقین کر لینا کہ گویا اس کو دیکھ رہا ہے۔"

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 30)

"خَلق کی خدمت اس طرح سے کہ جس قدر خلقت کی حاجات ہیں اور جس قدر مختلف وجوہ اور طریق کی راہ سے قسّام ازل نے بعض کو بعض کا محتاج کر رکھا ہے۔ ان تمام امور میں محض للہ اپنی حقیقی اور بے غرضانہ اور سچی ہمدردی سے جو اپنے وجود سے صادر ہو سکتی ہے ان کو نفع پہنچاوے اور ہر ایک مدد کے محتاج کو اپنی خداداد قوت سے مدد دے اور ان کی دنیا و آخرت دونوں کی اصلاح کے لئے زور لگا دے۔"

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 ص 61)

44 ویں سالانہ تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

○ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام 44 ویں سالانہ تربیتی کلاس یکم سے 15- مئی تک جاری رہنے کے بعد بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے 15- مئی کو اختتامی تقریب میں انعامات تقسیم فرمائے اور خطاب فرمایا۔

تلاوت عہد اور نظم کے بعد ناظم اعلیٰ مکرم مسعود احمد سلیمان صاحب نے رپورٹ پیش کی۔ انہوں نے بتایا کہ کلاس کا افتتاح یکم مئی کو محترم سید عبدالحئی شاہ صاحب ناظر اشاعت نے کیا۔ طلبہ کو دینی موضوعات پر تعلیم دی گئی۔ علمائے سلسلہ نے لیکچرز دیئے کھیلوں کا اہتمام بھی کیا گیا سوئمنگ کی تربیت دی گئی۔

اس سال 50- اضلاع کی 238 مجالس کے 738 خدام شامل ہوئے جبکہ گزشتہ سال 48- اضلاع کی 197 مجالس کے 639 خدام نے شرکت کی تھی۔

بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے نمایاں پوزیشنیں لینے والے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے تحریری امتحان میں عطاء الهادی ربوہ اول' سعید احمد راجن پور

باقی صفحہ 7 پر

محترم عبدالحکیم اکمل صاحب کو سپرد خاک کر دیا گیا

○ احباب جماعت کو قبل ازیں یہ افسوس ناک اطلاع دی جا چکی ہے کہ محترم مولانا عبدالحکیم اکمل صاحب 10- مئی 2000ء کو ہالینڈ میں وفات پا گئے ۔ ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا جہاں 13- مئی کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا بھی محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے کروائی۔ جنازہ اور تدفین میں اہل ربوہ کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔

موصوف 4- دسمبر 1931ء کو قادیان میں پیدا

باقی صفحہ 7 پر

الفضل میگزین

ترتیب و تحریر: فخر الحق شمس

زندگی کی ابتدائی اینٹ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :-

"سائنسدانوں کیلئے یہ بات ایک معمہ تھی کہ آرگینک کیمسٹری کے بغیر زندگی پیدا نہیں ہو سکتی اور زندگی ہی ہے جو آرگینک کیمسٹری پیدا کرتی ہے۔ تو پھر انسان یا زندگی کا آغاز کیسے ہو گیا اس معمہ کا حل مجھے ملا کہ اگر زندگی نہ بھی ہو اور بہت ہائی الیکٹریکل چارجز ہوں اور ریڈی ایشن کی بہت مضبوط لہریں کام کر رہی ہوں تو ان آرگینک کیمیکلز کے اوپر جب یہ اثر انداز ہوتی ہیں تو بعض صورتوں میں بہت زیادہ آرگنائزڈ آرگینک عناصر پیدا ہو جاتے ہیں یعنی جو اینٹیں ہیں زندگی بنانے کی ان کا وجود میں آنا ضروری تھا- اور ان کے نزدیک وہ زمانہ اس طرح آیا کہ جب آکسیجن کا کوئی وجود نہ تھا اور فضاء اس سے خالی تھی جو ہماری زندگی کے لئے اب ضروری ہے......

صورت حال یہ ہے کہ ایک زمانہ تھا کہ اس زمین میں ارب ہا ارب سال پہلے آکسیجن کا کوئی ایٹم آزاد نہیں تھا- یہ کسی نہ کسی شکل میں دھاتوں میں یا کسی چیز میں جکڑی ہوئی تھی اور زندگی کی جو ابتدائی شکلیں ہیں آرگینک کیمسٹری کی ان کو پیدا کرنے کے لئے یہ ضروری تھا کہ آسمان سے بجلیاں گریں اور شعلے پیدا ہوں اور ریڈی ایشن پیدا ہو لیکن آکسیجن بیچ میں نہ ہو ورنہ وہ ابتدائی سیل پیدا ہی نہیں ہو سکتے تو اس وقت سائنس دان کہتے ہیں کہ آگ کے شعلوں سے زندگی کی جو شکلیں پیدا ہوئیں اس کو آپ وائرس بھی کہہ سکتے ہیں- یعنی ٹیکنیکلی فائبر و بیکٹیریا اور آگ سے پیدا ہونے والا بیکٹیریا اور آگ کھا کر براہ راست اس کی انرجی سے زندہ رہنے والا بیکٹیریا- اگر اس کو لوئر ٹمپریچر پر لے آئیں تو وہ ٹھنڈ سے مر جاتا ہے...... تو سائنس دان کہتے ہیں کہ واقعتاً آگ سے ایک قسم کی زندگی کا آغاز ہوا جو بیکٹیریا بھی ہے جو وائرس بھی ہے یا جو مرضی آپ اس کو نام دے دیں یا کم از کم زندگی کی ابتدائی اینٹ ہے جو جرمز کے اندر مخفی طور پر زندگی کی شکلوں میں داخل ہو گئی"-

روزنامہ الفضل 23 اپریل 1998ء

قافلہ حیات کا سفر

اس زمین میں ماضی کے نہ جانے کتنے مزار پوشیدہ ہیں- قومیں جن کا ایک فرد بھی اب صفحہ ہستی پر موجود نہیں ہے- زبانیں جن کا کوئی بولنے والا اب زندہ نہیں ہے...... پر رونق شہر' عظیم معابد اور عالی شان محل جن کے نشان بھی اب باقی نہیں لیکن ماضی کبھی نہیں مرتا- وہ خاک میں ملتے ملتے بھی اپنے فکر و فن اور علم و ہنر کا خزانہ حال کے حوالے کر جاتا ہے حال جو مستقبل کا پہلا قدم ہے' اجداد کے اس اثاثے کی چھان پھٹک کرتا ہے جو اشیاء مفید اور کار آمد ہوتی ہیں ان کو کام میں لاتا ہے- جو اقدار اور روایتیں صحت مند ہوتی ہیں ان کو قبول کر لیتا ہے- البتہ بیکار چیزوں کے انبار ضائع کر دیئے جاتے ہیں اور فرسودہ اقدار و روایات کو رد کر دیا جاتا ہے اور جب زندگی کا کارواں اگلی منزل کی طرف کوچ کرتا ہے تو اس کے سامانوں میں نئے تجربات اور تخلیقات کے علاوہ بہت سی پرانی چیزیں بھی ہوتی ہیں- قافلہ حیات کا یہ سفر ہزاروں سال سے یوں ہی جاری ہے-

قومیں فنا ہو جاتی ہیں مگر نئی نسلوں کے طرز معاشرت پر صنعت و حرفت پر' سوچ کے انداز پر اور ادب و فن کے کردار پر ان کا اثر باقی رہتا ہے- زبانیں مردہ ہو جاتی ہیں لیکن ان کے الفاظ اور محاورے' علامات اور استعارات نئی زبانوں میں داخل ہو کر ان کا جزو بن جاتے ہیں- تہذیبیں مٹ جاتی ہیں لیکن ان کے نقش و نگار سے نئی تہذیب کے ایوان جگمگاتے رہتے ہیں-

(سبط حسن کی کتاب "ماضی کے مزار" سے اقتباس)

ورزش کے بارے میں نئی تحقیق

1953ء میں یہ بات ثابت کی گئی کہ جو لوگ زیادہ ورزش کرتے ہیں ان کے دل کی صحت اچھی رہتی ہے وجہ یہ ہے کہ دل ایک مسل ہے اسے جتنا استعمال کیا جائے اتنا ہی مضبوط رہے گا- دوسری وجہ یہ ہے کہ ورزش سے بلڈ پریشر کم ہوتا ہے لہٰذا جو لوگ باقاعدگی سے ورزش کرتے ہیں انہیں امراض قلب اور ہائی بلڈ پریشر کا خطرہ ان افراد کے مقابلے میں 30% کم ہوتا ہے جو ورزش نہیں کرتے- جو لوگ سمارٹ ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے ہفتے میں تین مرتبہ 20 سے 30 منٹ تک سخت ورزش ٹھیک ہے- لیکن 1990ء میں ایک نئی تحقیق سے یہ ثابت کیا گیا کہ درمیانے درجے کی معتدل ورزش بالکل محفوظ رہتی ہے- سخت ورزش نقصان بھی پہنچا سکتی ہے

شہد کی مکھی - ایک مطالعہ

سائنسی ریسرچ کی تاریخ میں مختلف حشرات پر تحقیق ہوتی رہی ہے ان میں سے شہد کی مکھی پر بھی تحقیق جاری ہے جس کا شہد کسانوں کے لئے بہت پرکشش ہے- سائنس دان 15 سال سے اس چیز کی تحقیق کر رہے ہیں کہ شہد کی مکھی کے جینز میں زندگی کے تمام اجزاء کیسے ہیں سائنس دانوں کے مطابق اس کی پیدائش کے مختلف مراحل کے متعلق جاننا آسان ہے اس مکھی میں پائے جانے والے 60 فیصد جینز انسان میں بھی پائے جاتے ہیں

ایک مقرر حد سے آگے

چھوٹا سا اک گاؤں تھا جس میں
دیئے تھے کم اور بہت اندھیرا
بہت شجر تھے تھوڑے گھر تھے
جن کو تھا دوری نے گھیرا
اتنی بڑی تنہائی تھی جس میں
جاگتا رہتا تھا دل میرا
بہت قدیم فراق تھا جس میں
ایک مقرر حد سے آگے
سوچ نہ سکتا تھا دل میرا
ایسی صورت میں پھر دل کو
دھیان آتا کس خواب میں تیرا
راز جو حد سے باہر تھا
اپنا آپ دکھاتا کیسے
سپنے کی بھی حد تھی آخر
سپنا آگے جاتا کیسے

کلیات منیر نیازی

سائنس اور ٹیکنالوجی کا مستقبل

جوں جوں 21ویں صدی کے آغاز کا وقت قریب آ رہا ہے لوگوں کے تجسس میں اضافہ ہو رہا ہے کہ سائنس اور ٹیکنالوجی میں کیا کیا نئی تبدیلیاں رونما ہوں گی- عام خیال یہی ہے کہ آئندہ صدی میں سائنس اور ٹیکنالوجی میں اس حد تک ترقی ہو گی کہ لوگوں کی زندگیاں یکسر تبدیل ہو کر رہ جائیں گی- اس میں شک نہیں کہ اکثر تبدیلیاں' یورپ اور امریکہ میں ہی ہوں گی لیکن ان کے اثرات سے ترقی پذیر ممالک بھی مستفید ہوں گے کیونکہ مواصلاتی انقلاب کے باعث یہ کرہ ارض پہلے ہی ایک چھوٹے سے گھر میں تبدیل ہو چکا ہے-

مختلف جریدوں نے مستقبل کی سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کے بارے میں جو پیش گوئیاں کی ہیں ان پر ایک نظر ڈالنے سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آنے والا وقت انسان کی زندگیوں کو مکمل طور پر مشینی اور میکانکی انداز میں ڈھال دے گا- صرف ایک بٹن دبانا پڑے گا جس کے بعد اس پر نئی دنیا کے دروازے کھلتے چلے جائیں گے- ایک جریدے نے روزمرہ زندگی میں رونما ہونے والی تبدیلیوں کی چند جھلکیاں پیش کی ہیں-

اگر ان تبدیلیوں کا آغاز باورچی خانے سے کیا جائے تو مستقبل میں ایک خودکار کافی میکر آپ کے روزمرہ کا شیڈول چیک کر کے خود بخود کافی بنانا شروع کر دے گا- اگر آپ کی دفتر سے چھٹی ہے تو یہ کافی بھی دیر سے تیار ہو گی- اسی طرح اگر کچن کے دوسرے ساز و سامان کو آپ نے رات کو ہدایات جاری کر دی ہیں تو وہ بھی آپ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے آپ کو ناشتا تیار کر دیں گے- ناشتے کی میز پر ٹی وی کے ساتھ ایک چھوٹی سی فلیٹ اسکرین نصب ہو گی جو کہ وائرلیس سے کام کرے گی یعنی اس کا تاروں کے ذریعے کسی سے رابطہ نہیں ہو گا- یہ چھوٹی سی اسکرین آپ کے کمپیوٹر سے مربوط ہو گی اور آپ روزانہ ناشتے کی میز پر بڑی بڑی خبروں کی سرخیاں پڑھ سکیں گے- باورچی خانے کا ایک اور خودکار آلہ ریفریجریٹر ہو گا جس میں بیشتر ہدایات کمپیوٹر کے ذریعے فیڈ کی گئی ہوں گی...... مثلاً اگر دودھ کے کسی ڈبے کی تاریخ ایکسپائر ہو گئی ہو گی تو یہ آپ کو فریج کی اسکرین پر آگاہ کر دے گا- ڈش واشر آپ کو بتائے گا کہ آپ نے جو نیا ڈیٹرجنٹ پاؤڈر خریدا ہے وہ اس کی ضروریات کے مطابق ہے یا نہیں اور از خود متعلقہ کمپنی کو ای میل کر کے اپنی ضرورت اور نوعیت سے آگاہ کر دے گا-

اسی طرح آپ کا بیڈ روم بھی الیکٹرونکس کے جدید ترین آلات سے مسلح ہو گا- لیکن یہ تمام آلات مختصر اور چھوٹے ہوں گے- مثلاً آپ کے پاس صرف ہتھیلی جتنا "کنٹرولر" ہو گا جو کمرے میں تمام اشیاء کو کنٹرول کرے گا- ان میں انٹرنیٹ سے لے کر درجہ حرارت کنٹرول کرنے تک تمام کام شامل ہیں- اگر کمرے میں جانے سے پہلے آپ چاہتے ہیں کہ تمام ابتدائی کام مکمل ہو چکا ہو تو صرف بٹن دبانے سے یہ کام از خود ہو جائے گا- غرض کمرے کی تمام الیکٹرونک آلات کا ریموٹ کنٹرول اس آلے میں ہو گا- کمرے کی کھڑکیوں کے پردوں کو ہٹانا ہو یا دروازے کو بند کرنا ہو کار کو اسٹارٹ کرنا ہو یا کوئی اور کام کرنا ہو آپ ریموٹ کنٹرول سے کام لے سکتے ہیں- اور اسی طرح مستقبل کے دفتر بھی اسی قسم کے خودکار آلات سے لیس ہوں گے-

حضرت مصلح موعود کی مجلس سوال و جواب

دینی باتوں پر تمسخر نہیں کرنا چاہئے

دین کی باتوں میں تمسخر اور ہنسی نہیں کرنی چاہئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ایمان سلب ہو جاتا ہے۔ ہنسی اور مزاح کے انسان کو اور بیسیوں مواقع اور بیسیوں باتیں مل سکتی ہیں۔ بات بات میں انسان خود ہنس سکتا اور دوسروں کو ہنسا سکتا ہے۔ اور یہ ناجائز بھی نہیں۔ رسول کریم ﷺ بھی ہنسی کی باتیں کیا کرتے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود تو بہت ہی کرتے تھے۔ لیکن ان کا محل اور موقع ہوتا ہے۔ اور دین سے ہنسی کرنا کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔

لغت عربی

فرمایا عربی لغت ابھی ناکمل ہے۔ کیونکہ بعض محاورات ہم کتب میں پڑھتے ہیں اور وہ لغت میں نہیں آتے۔ اس لئے وہ جب تک لغت میں نہ آ جائیں سند نہیں ہو سکتے۔ فرمایا لغت والوں نے آزاد ہو کر تحقیق نہیں کی جہاں آزاد ہوئے ہیں۔ خوب معنے بیان کئے ہیں۔ ورنہ قرآن کریم کے کسی لفظ کے معنوں میں فوراً مفسروں کے معنوں کو تسلیم کر لیتے ہیں۔ خواہ وہ غلط ہوں۔

مصریوں کا علم لغت و تاریخ

فرمایا شیخ محمد عبدہ کی تفسیر لغت اور تاریخ میں قابل قدر ہے۔ پھر فرمایا کہ مصر والے تاریخ میں بہت ترقی یافتہ ہیں۔ خصوصاً خضری بہت اعلیٰ درجہ کا مورخ ہے۔ جو ہمارا نقطہ نگاہ تاریخ میں انبیاء کے متعلق ہے وہی اس کا خیال ہے۔ ایک تاریخی مسئلہ میں میں خیال کرتا تھا۔ کہ میں اپنی تحقیقات کی رو سے منفرد ہوں۔ مگر معلوم ہوا کہ اس کا خیال بھی وہاں پہنچا تھا۔

ابن عربی

حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ کے متعلق فرمایا کہ وہ تفسیر میں بہت کمال کرتے ہیں۔ ایسی سادہ اور صحیح تفسیر بالعموم کرتے ہیں۔ کہ دل خوش ہو جاتا ہے۔ ان کا عجیب دماغ تھا۔

(الفضل 10۔ جولائی 1922ء)

بعض مشہور کتب کے متعلق رائے

فرمایا میرے ذوق میں فتوحات مکیہ بہت عمدہ کتاب ہے۔ حافظ روشن علی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت خلیفہ اول فرمایا کرتے تھے کہ اس کا ایک حصہ میری سمجھ میں نہیں آیا۔ فرمایا یہ توجہ ہے کہ بعض حصے اس کے سمجھ میں نہیں آتے۔ لیکن وہ دو دوسرے مقامات میں جاکر ان کی تشریح خود ہی کر دیتے ہیں۔

فرمایا ابن جنی کی کتاب خصائص بڑی لطیف کتاب ہے۔ اور آداب اللغۃ العربیہ بھی بہت اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے۔ اس کے مصنف نے عربی زبان اور دین کی بڑی خدمت کی ہے۔ اور خضری تاریخ میں بہت اعلیٰ درجہ کا انسان ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میرا اور خضری کا دماغ دونوں ایک ہیں البتہ اس میں ایک نقص ہے کہ وہ لمبی محنت نہیں کر سکتا۔

مسلمان اور عیسائی مورخین

اس کی کتاب کے اگر ٹکڑے ٹکڑے پڑھے جائیں تو اچھا اثر ہوتا ہے۔ لیکن اگر ساری کتاب پڑھی جائے۔ تو مجموعی طور پر بری اثر پڑتا ہے۔ کہ ہمارے اسلاف کے کارنامے کچھ اعلیٰ درجہ کے نہ تھے اور یہ نہیں ہوتا۔ کہ پڑھنے والے پر یہ اثر ہو۔ کہ ہمارے اسلاف کی کچھ روایات ہیں جن کو ہمیں قائم رکھنا ہے۔ لیکن یورپین مورخوں نے اس بات کا خیال رکھا ہے۔ وہ اپنی تاریخ لکھتے ہیں تو اپنے اسلاف کو اتنا بڑا کر کے دکھاتے ہیں۔ کہ پڑھنے والے پر ان کی شخصیت کا رعب پڑتا ہے۔ اور خواہش پیدا ہوتی ہے کہ ہمیں بھی ایسا ہی بننا چاہئے۔ مگر مسلمان مورخ رسول کریم ﷺ اور خلفاء کے زمانہ کو چھوڑ کر تاریخ میں یہ دکھاتے ہیں۔ کہ ہمارے اسلاف بڑے نکمے تھے عیسائیوں نے جو طریق اختیار کیا وہ درست ہے۔ کیونکہ تاریخی طور پر جب تک آئندہ نسلوں پر یہ اثر نہ ڈالا جائے کہ تمہارے اسلاف کے یہ کارنامے ہیں اور ان کی یہ روایات ہیں اور تمہیں ان روایات کو محفوظ رکھنا ہے۔ اس وقت تک تاریخ کا فائدہ نہیں مرتب ہو سکتا۔

طبری کے پڑھنے کا طریق

سوال ہوا۔ طبری سے صحیح روایات معلوم کرنے کا کیا گر ہے۔ فرمایا جس طرح بائبل کے مصنف چار ہیں۔ اسی طرح طبری نے بھی چار سلسلہ چلائے ہیں۔ جن میں سے دو بڑے سلسلہ ہیں۔ ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ جس بات کو وہ ثابت کرنا چاہتا ہے اس کے متعلق روایتیں جمع کر دیتا ہے۔ اور اس کے مخالف روایتوں کو بھی جمع کرتا ہے۔ لیکن اپنے مخالفین کے گروہ جو واقدی وغیرہ کا گروہ ہے۔ اس کے راویوں کی روایتوں کو بغیر تائید چھوڑ دیتا ہے۔ علاوہ ازیں چالیس پچاس صفحات کے بعد اشارہ بھی کر دیتا ہے۔ مثلاً عمرو ابن العاصؓ کے متعلق اس نے یہ ثابت کرنا ہے کہ وہ شریر نہ تھے۔ اور حضرت عثمانؓ کے بدخواہ نہ تھے۔ اس کے لئے جہاں وہ ایک یہ روایت لائے گا۔ کہ حضرت عثمان عمرو بن العاصؓ سے بدظن ہو گئے۔ وہاں دوسری طرف وہ یہ روایتیں لائے گا۔ کہ عمرو بن العاص آخر تک ان کے خیرخواہ رہے۔

احمدی باپ کی اولاد

ایک مخلص اور قدیم احمدی جو فوت ہو چکے ہیں۔ ان کی اولاد کی مذہبی نگرانی اور عام حالت کی اصلاح کے متعلق وہاں کے ایک احمدی کارکن سے ارشاد فرمایا کہ مرحوم بہت مخلص اور قدیم احمدی تھے۔ ان کے بیٹوں کا خیال رکھنا چاہئے۔ لڑکے جماعت کی امانت ہوتے ہیں۔ اگر خراب ہو جائیں تو اس کی ذمہ داری وہاں کی جماعت پر عائد ہوتی ہے۔

جزیہ لینے پر ایک نیا اعتراض

مولوی مطیع الرحمان بنگالی متعلم بی۔ اے اسلامیہ کالج لاہور نے ہندوؤں کا اعتراض پیش کیا۔ کہ وہ کہتے ہیں مسلمانوں نے غیر مسلم اقوام پر جزیہ مقرر کر کے انہیں جنگ سے رہائی دیدی اور اس طرح ان کو بزدل بنا دیا۔

فرمایا۔ Conscription (لازمی فوجی خدمت) جزیہ ادا کرنے پر موقوف ہوتی تھی۔ نہ کہ ان کو جنگ ہی سے روک دیا جاتا تھا۔ مسلمان تو جنگ کے لئے مجبور کئے جاتے تھے۔ مگر غیر مسلم مجبور نہ کئے جاتے تھے۔ موجودہ طریق حکومت میں یہ قابل اعتراض بات ہے۔ کہ والنٹیئر قبول نہیں کئے جاتے۔ حالانکہ تاریخ سے ثابت ہے کہ غیر اقوام و مذاہب کے لوگ مسلمانوں کی طرف سے جنگ میں شامل ہوتے تھے۔

سوال :- کیا وہ لوگ جو جنگ میں شامل ہوتے تھے۔ ان کو جزیہ معاف کر دیا جاتا تھا۔ فرمایا جنگ کے باوجود جس قسم کے ٹیکس مسلمان دیتے تھے۔ بعض ان کو بھی دینے پڑتے تھے۔ بعض مسلمان بادشاہوں نے جزیہ معاف بھی کر دیا تھا مگر رسول کریم ﷺ اور صحابہ کے وقت کی ایسی کوئی مثال مجھے معلوم نہیں۔ میں نے (نائب ایڈیٹر) عرض کیا۔ کہ یہ صورت اعتراض نئی ہے پہلے تو یہ اعتراض تھا کہ جزیہ لیا ہی کیوں جاتا تھا۔ اب یہ اعتراض ہے۔ کہ جزیہ لے کر ان کو فوجی خدمت سے محروم کر کے بزدل بنا دیا۔

فرمایا لوگوں کا یہی حال ہے بارش ہو تو کہتے ہیں کیچڑ ہو گیا۔ نہ ہو۔ تو کہتے ہیں کہ گرمی ستاتی ہے۔ یا مثلاً ایک شخص کو کام کے لئے کہا گیا۔ تو اس نے کہہ دیا۔ میں بھوکا ہوں جب کھانا کھانے کے بعد کہا تو کہہ دیا پیٹ بھرا ہوا ہے۔ دونوں صورتوں میں کام کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت صاحب کے متعلق مخالف اعتراض کیا کرتے تھے۔ کہ جب یہ پیشگوئی کرتے ہیں۔ تو یہی کہ فلاں مرجائے گا فلاں پر یہ آفت آئے گی۔ لیکن جب خدا تعالیٰ نے ایک شخص کو زندہ رکھ کر آپ کی صداقت کا نشان دکھایا تو یہ اعتراض کر دیا۔ کہ یہ مرا کیوں نہیں۔ گویا اگر کوئی مرتا ہے۔ تو اعتراض کہ کیوں مرتا ہے۔ اور کوئی زندہ رہتا ہے۔ تو بھی اعتراض کہ کیوں نہیں مرتا۔

حبس دم اور توجہ کا خدا یابی سے تعلق نہیں

ایک صاحب نے سوال کیا کہ حبس دم وغیرہ کا خدایابی سے کیا تعلق ہے فرمایا کچھ تعلق نہیں۔ میں نے غور کیا ہے۔ کہ جب مسلمان ہندوستان میں وارد ہوئے۔ اور انہوں نے ہندو سادھوؤں میں دیکھا کہ وہ توجہ اور مسمریزم کرتے ہیں۔ اور لوگوں میں ان کی وجہ سے اصل معجزات اور کرامات کے متعلق اشتباہ اور شک پیدا ہو سکتا ہے۔ تو اس شک و اشتباہ کو دور کرنے کے لئے اولیاء امت نے جو ہندوستان میں آئے۔ اس کام کو بھی کیا۔ تاکہ بتائیں کہ یہ کوئی کرامت نہیں۔ درحقیقت اس کا تصوف سے کوئی تعلق نہ تھا۔ جیسا علم کلام سے فلسفہ کا تعلق نہ تھا۔ مگر عوام کو دین سکھانے کے لئے جس طرح علم کلام میں فلسفہ کو داخل کیا گیا۔ اسی طرح باطنی معلموں نے تصوف میں توجہ کو داخل کیا۔ تاکہ لوگ یہ نہ کہہ دیں کہ یہ اس فن کو جانتے نہیں۔ اگر درحقیقت یہ بات کوئی جزو تصوف کا ہوتی۔ تو باہر کے ممالک میں بھی پائی جاتی۔ مگر سوائے ہندوستان اور ہندوستان سے تعلق رکھنے والے اولیاء کے عرب' عراق' مصر اور ایران کے اولیاء کی کتب میں اس کی تعلیم نہیں ہے جیسے حضرت عبدالقادر جیلانیؒ' طالب مکیؒ بایزید بسطامی' جنید بغدادیؒ ہیں۔ ان کے حالات اور کتب سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ راتوں کو اٹھتے اور دعائیں کرتے اور نمازیں پڑھتے تھے۔ یہ تو اسی طرح ہے جس طرح آجکل کے جو نئے علوم ہیں۔ گو ان کا دین سے تعلق نہیں۔ مگر ہمیں ان سے واقف رہنا پڑتا ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو اس علم والے دین کی باتیں ہم سے نہیں سن سکتے۔ اگر یہ علم درحقیقت روحانیت میں داخل ہوتا۔ تو غیر مذاہب کے لوگ اس کو نہ کر سکتے۔ اور یہ صرف سچے مذہب میں پایا جاتا۔ مگر اس کا ہر ایک مذہب کے پیرو اور ہر ایک خیال کے آدمی کا مشق کر لینا بتاتا ہے۔ کہ اس کا سچے مذہب سے تعلق نہیں۔

سوال :- کیا اس کا سیکھنا جائز ہے۔ فرمایا جائز تو ہے۔ مگر لغو ہے۔ میں نے سیکھا ہے۔ اور یہ معمولی بات ہے۔ پیروں نے اس کو اپنی کرامت بنا لیا۔ حالانکہ اس میں کرامت وغیرہ کچھ نہیں۔ اگر کوئی سیکھے۔ تو چاہئے کہ اسے لوگوں کو دھوکہ دینے کا ذریعہ نہ بنائے۔

معجزہ اور مسمریزم میں فرق

سوال۔ معجزہ اور مسمریزم میں کیا فرق ہے۔ فرمایا۔ مسمریزم والا تو جب چاہے۔ یہ تماشہ کر سکتا ہے۔ اور اس کو ہر ایک شخص کر سکتا ہے۔ لیکن معجزہ ہر وقت نہیں دکھایا جا سکتا اور نہ ہر شخص دکھا سکتا ہے۔ مسمریزم سکھایا جا سکتا ہے اور معجزہ نہیں سکھایا جا سکتا۔ اور علمی فرق بھی ہے۔

(الفضل 17۔ جولائی 1922ء)

مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب

سیدنا حضرت مسیح موعود کے علم کلام کی تاثیرات

جماعتی اخبارات و رسائل جو علم و عرفان سے معمور زندگی کے نقیب ہیں

سیدنا حضرت مسیح موعود کے کلام کی حیرت انگیز تاثیرات سے کون انکار کر سکتا ہے اپنے تو دیوانے ہیں ہی غیر بھی یہ لکھنے پر مجبور ہو گئے کہ اس شخص کی تحریرات سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے ہیں۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے کیا خوب لکھا ہے۔

"وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا۔ جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں۔ وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا۔"

(تاریخ احمدیت جلد سوم ص565)

حضرت مسیح موعود کے علم کلام میں تاثیر کی ایک بنیادی وجہ یہ نظر آتی ہے کہ آپ ان تالیفات اور کتب کو تحریر فرماتے وقت کثرت سے دعائیں کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ آپ خود اسلامی اصول کی فلاسفی کے متعلق فرماتے ہیں۔

میں نے اس مضمون کی ہر سطر پر دعا کی ہے۔

اور ان دعاؤں کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ اس کلام کو ابدی حیات عطا فرماتا چلا جاتا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ کا زندہ خدا سے زندہ تعلق تھا اپنی ذاتی طاقت سے نہیں بلکہ نفخ روح کے نتیجے میں خدا کی طاقت سے لکھتے اور بولتے تھے۔ اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں۔" چونکہ میں جانتا ہوں کہ میں اپنی ذاتی طاقت سے کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ بلکہ مجھ میں کوئی طاقت نہیں۔ میں بغیر خدا کے بلائے بول نہیں سکتا۔"

(حقیقۃ الوحی ص291)

یہ تو ایک بدیہی امر ہے کہ ان کتب اور تحریرات کے مطالعہ کی برکت سے جماعت احمدیہ میں ایک پاک تبدیلی ہے۔ جو دوسروں سے جماعت کو ممتاز کرتی ہے۔ آپ کے بابرکت الفاظ کی تاثیرات کتنی حیران کن ہیں۔ ایک واقعہ ملاحظہ ہو ہمارے ایک واقف زندگی دوست نے باتوں باتوں میں بتایا کہ میری زندگی میں جو انقلابی قدم آیا وہ حضرت مسیح موعود کی تحریرات کی برکت سے ہے میں نے حضرت مسیح موعود کی تفسیر سورہ فاتحہ کے چند صفحات مطالعہ کئے۔ وہ الفاظ کچھ اتنے دل موہ لینے والے تھے کہ چند صفحات کے مطالعہ کے بعد مجھ پر کچھ ایسی وارفتگی کی حالت طاری ہوئی کہ میں بوریا بستر اٹھا کر مرکز سلسلہ آگیا اور اپنی زندگی سلسلہ کے لئے وقف کر دی۔

بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی بلکہ حضرت مسیح موعود کے انفاخ قدسیہ اور خلفاء کرام کے ارشادات سے برکت پا کر جماعتی رسائل اور اخبارات بھی انہیں برکتوں کو سمیٹے ہوئے ہیں یہ اخبارات اور رسائل جو دنیا کے مختلف ملکوں اور مختلف زبانوں میں شائع ہو رہے ہیں انہی راستوں کی نشان دہی کر رہے ہیں اور اسی تعلق باللہ کی منزل کی طرف رواں دواں ہیں۔

ہمارے جماعتی رسائل اور اخبارات میں بھی ان دعاؤں کی تاثیرات اور تسلسل نظر آتا ہے اب ملاحظہ ہو کہ الفضل کے ابتدائی پرچہ میں کتنی پرسوز دعائیں ہوئی ہیں۔ الفضل کے پہلے پرچہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب (المصلح الموعود) نے جناب الٰہی میں نہایت دردمندانہ التجائیں اور دعائیں کیں۔ کہ خدا کا نام اور اس کے فضلوں اور احسانوں پر بھروسہ کرتے ہوئے اس سے نصرت و توفیق چاہتے ہوئے الفضل جاری کرتا ہوں.... میرے حقیقی مالک میرے متولی تجھے علم ہے کہ محض تیری رضا حاصل کرنے کے لئے اور تیرے دین کی خدمت کے ارادہ سے یہ کام میں نے شروع کیا ہے۔ تیرے پاک رسول کے نام کو بلند کرنے اور تیرے مامور کی سچائیوں کو دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے یہ ہمت میں نے کی ہے.... اے میرے مولیٰ اس مشت خاک نے ایک کام شروع کیا ہے اس میں برکت دے اور اسے کامیاب کر میں اندھیروں میں ہوں تو آپ ہی راستہ دکھا۔ لوگوں کے دلوں میں الہام کر کہ وہ الفضل سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اس کے فیض لاکھوں نہیں کروڑوں پر وسیع کر اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی اسے مفید بنا۔

(الفضل 18جون 1913ء)

ایسی ہی پرسوز دعاؤں کی قبولیت ہے کہ ہمارے رسائل اور جرائد تواتر کے ساتھ اپنی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے جاری ہیں اور ان کی قبولیت اور افادیت اپنے رنگ دکھاتی چلی جا رہی ہے میری ان باتوں کی تائید آنے والے بعض واقعات کریں گے۔

خدام الاحمدیہ کی ایک میٹنگ میں ایک ایسا نوجوان بھی بڑے ذوق اور شوق سے شامل تھا اور پوری جماعتی روایات اور آداب کے ساتھ ہمہ تن مصروف تھا۔ جو عام زندگی میں اتنا مخلص دکھائی نہیں دیتا تھا۔ میں نے پسندیدگی اور حیرت کا اظہار کیا تو وہ یوں گویا ہوا جناب آپ نے الفضل کا سالانہ نمبر پڑھا ہے جس میں حضور ﷺ اور صحابہ رضوان اللہ اجمعین کے محبت بھرے تذکرے ہیں۔ میں نے اثبات میں جواب دیا تو کہنے لگا۔

اپنے محلے کے تمام خدام کو وہ سالانہ نمبر ضرور پڑھائیں پھر دیکھیں کتنی تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں۔

پچھلے دنوں پاکستان کے ایک دور کے صوبے کے نومبایعین مرکز سلسلہ کی زیارت کے لئے آئے۔ نمائش اور دفتر الفضل میں بھی ان کا آنا ہوا۔ محترم ایڈیٹر صاحب الفضل کے استفسار پر کہ آپ کی توجہ احمدیت کی طرف کس طرح ہوئی ایک نے بڑا ہی دلچسپ واقعہ بیان کیا۔ کہنے لگے ایک دفعہ پوسٹ مین میری دوکان پر ایک اخبار دے کر کہنے لگا اس پر جو ایڈریس لکھا ہوا ہے وہ نہیں مل رہا کیونکہ اس پر جو شہر یا گاؤں لکھا ہوا ہے وہ پنجاب کا ہے ہمارے صوبے کا نہیں ہے۔ بہر حال اس طرح وہ غلطی سے آیا ہوا اخبار میری زندگی بدلنے کا موجب بن گیا۔ میں نے اخبار کا مطالعہ کیا۔ میں نے ایڈیٹر صاحب الفضل جو ان دنوں نسیم سیفی صاحب ہوا کرتے تھے ان کو لکھا کہ اس طرح میرے پاس اخبار الفضل پہنچا ہے۔ میں اخبار اپنے نام لگوانا چاہتا ہوں انہوں نے جواب میں لکھا کہ اپنے علاقے میں فلاں احمدی سے رابطہ کریں وہ آپ کی صحیح رہنمائی کریں گے چنانچہ اس طرح رابطے بڑھے اور بعد از تحقیق میں نے احمدیت قبول کر لی۔

باقی دوسرے رسائل اور جرائد سے ہٹ کر روزنامہ الفضل کے متعلق اس لئے گفتگو کر رہا ہوں کیونکہ یہ ایک روزانہ شائع ہونے والا جریدہ ہے یوں سمجھئے یہ ایک ایسی نہر ہے جس سے تقریباً روزانہ ہی ساری دنیا میں لوگ مستفید ہوتے ہیں۔ اور اسے ذوق اور شوق سے پڑھ کر اپنی روحانی اور علمی تشنگی کے سامان کرتے ہیں۔

ایک دوست نے بتایا کہ میں ہر روز الفضل الف سے لے کر ی تک پڑھتا ہوں۔ پہلے صفحہ سے ترتیب سے شروع کرتا ہوں اور آخری سطر تک مکمل جب تک پڑھ نہ لوں چین نہیں آتا۔

ہمارے ایک معروف ڈاکٹر ہیں وہ گاہے بگاہے الفضل کے مضامین کے حوالے سے گفتگو کرتے رہتے ہیں۔ میں نے حیرانی کا اظہار کرتے ہوئے کہا ڈاکٹر صاحب آپ اتنی گہرائی اور باریک بینی سے الفضل کا مطالعہ کرتے ہیں۔ فرمانے لگے۔ میں چھٹی میں تھا اس وقت سے الفضل کا باقاعدہ قاری ہوں۔

ہمارے ایک استاد فرمانے لگے کہ ہم دونوں میاں بیوی روزانہ اخبار الفضل پڑھتے ہیں اور پھر اس حوالے سے آپس میں ڈسکشن بھی کرتے ہیں۔ روزنامہ الفضل میں چونکہ احادیث رسول مقبول ﷺ اور حضرت مسیح موعود کے ملفوظات اور سیرت و سوانح کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی مجالس ہائے سوال و جواب اور درس قرآن باقاعدہ شائع ہوتے رہتے ہیں اس لئے ایک خاص مقام کا حامل اخبار ہے۔ اسی ضمن میں ایک آخری واقعہ نذر قارئین کرتا ہوں۔ ایک نوجوان نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا درس قرآن روزنامہ الفضل میں پڑھا اور اس سلسلہ میں کہنے لگا۔ میں تو حضور کا درس قرآن پڑھ کر حیران رہ گیا ہوں پہلے تو کبھی کبھار الفضل سرسری نظر سے پڑھنے کا موقعہ ملتا تھا۔ میرے والد صاحب بیمار ہو گئے اور کچھ دن فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج رہے۔ وہاں مجھے ان کی عیادت کا موقع ملا۔ اور میرے پاس مطالعہ کا بھی خاصا وقت تھا چنانچہ میں نے الفضل کے پرچے بھی مطالعہ کئے۔ حضور انور کا درس قرآن بڑی گہرائی سے پڑھنے کا موقع ملا۔ میں تو حیران رہ گیا ہوں اتنی پیاری باتیں حضور نے اس میں بیان فرمائی ہوئی ہیں۔ مجھے تو اپنی زندگی پر بہت افسوس ہوا کہ میں نے اپنی زندگی غفلت میں گزار دی ہے۔ چنانچہ اس دن میں نے تہیہ کیا کہ میں اب اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کروں گا۔ اور ساری زندگی جماعت کی خدمت میں گزاروں گا چنانچہ یہ نوجوان پہلے سے زیادہ دینی کاموں میں دلچسپی لے رہا ہے اور آجکل ایک جماعتی خدمت بھی سرانجام دے رہا ہے۔

بقیہ صفحہ 5

گئی جامع مسجد منصورہ کے امام نے نماز ظہر کی امامت کی تو جماعت اسلامی' جماعت اہلحدیث پاکستان اور دیو بند مکتبہ فکر کے علماء نے ان کی امامت میں نماز ادا کی لیکن بریلوی اور شیعہ مکتبہ فکر کے علماء مولانا شاہ احمد نورانی' پیر اعجاز ہاشمی' قاری زوار بہادر صاجزادہ فضل کریم' سید ساجد علی نقوی اور دیگر رہنماؤں نے الگ الگ نماز ظہر ادا کی اور جامع منصورہ میں نماز ظہر کی تین بار امامت کرائی گئی سپاہ محمد کے آغا قزلباش نے کہا کہ منصورہ کے بیت الخلاء میں ایک فرقہ کے خلاف کافر کے نعرے لکھے ہیں اس طرح فرقہ واریت کیسے ختم ہو گی۔

(جنگ لاہور 28۔ مارچ 2000ء)

ہمارا یہ اصول ہے کہ کل بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ اگر ایک شخص ایک ہندو ہمسایہ کو دیکھتا ہے کہ اس کے گھر میں آگ لگ گئی اور یہ نہیں اٹھتا کہ تا آگ بجھانے میں مدد دے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ مجھ سے نہیں ہے۔ اگر ایک شخص ہمارے مریدوں میں سے دیکھتا ہے کہ ایک عیسائی کو کوئی قتل کرتا ہے اور وہ اس کے چھڑانے کے لئے مدد نہیں کرتا تو میں تمہیں بالکل درست کہتا ہوں کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے میں حلفاً کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ مجھے کسی قوم سے دشمنی نہیں ہاں جہاں تک ممکن ہے ان کے عقائد کی اصلاح چاہتا ہوں اور اگر کوئی گالیاں دے تو ہمارا شکوہ خدا کی جناب میں ہے نہ کسی اور عدالت میں اور بایں ہمہ نوع انسان کی ہمدردی ہمارا حق ہے۔

(سراج منیر)

مکرم ریاض محمود صاحب باجوہ

شذرات

اخبارات ورسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

امام برحق کی تلاش

اس عنوان سے خورشید احمد ندیم لکھتے ہیں۔

آج مسلمانوں کو ایک ایسے ہیرو کی ضرورت ہے جو انہیں اپنے عہد کا حقیقی شعور دے اور انہیں بتائے کہ اپنی بقا کے لئے انہوں نے کہاں سے سفر شروع کرنا ہے۔ وہ انہیں کسی معرکے میں جھونکنے سے پہلے ایسے ہتھیاروں سے اچھی طرح مسلح کرے جو اس میدان کار زار میں کار آمد ہو سکتے ہیں۔ وہ انہیں تعمیرو ترقی کے راستے پر ڈالے ان کی موجودہ قوت کو ضائع نہ کرے بلکہ اس میں اضافے کا سامان کرے وہ انہیں تصادم کی فضا سے دور لے جائے اور کسی معرکے میں اتارنے سے پہلے اس کے پیکر خاکی میں جان پیدا کرے علم و عرفان کے نئے چراغ روشن کرے اور مسلمان معاشرے کی موجودہ ہیت کو تبدیل کرکے رکھ دے۔ یہی وہ انقلاب ہے جو آج کی ضرورت ہے مجھے افسوس ہے کہ مسلمانوں کا موجودہ تصور ہیرو یہ ضرورت پوری نہیں کرتا۔ یہ تصور محض ایک رد عمل کا ظہور ہے جو محکم بنیادوں سے محروم ہے۔ فلسطین کی جدوجہد آزادی، جہاد افغانستان کا انجام کشمیر کی بارہ سالہ عسکری، جدوجہد اور اب ایرانی انتخابات کے نتائج اسی رائے پر مہر تصدیق ثبت کر رہے ہیں۔

(جنگ۔6۔مارچ 2000ء)

گردنیں نہ کاٹیں

ارشاد احمد حقانی لکھتے ہیں۔

دنیا میں مختلف مذاہب اور مسالک کی موجودگی اس بات کا جواز فراہم نہیں کرتی کہ طاقت اور جبر کے ذریعے دوسرے مذاہب اور مسالک کے پیروکاروں کو اپنا تابع فرمان بنانے کی کوشش کی جائے۔ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر ہم چاہتے تو ساری دنیا کو ملت واحدہ بنا دیتے لیکن ہم نے ایسا نہیں چاہا۔ پھر انسانوں کو ایک دوسرے کے ساتھ کیسا برتاؤ کرنا چاہئے؟ اس کی تعلیم قرآن حکیم نے سورۃ "الکافرون" میں دی ہے جس میں بزبان نبیؐ ایک طرف یہ کہا گیا ہے کہ میں اور تم ایک ہی ذات کی عبادت نہیں کرتے۔ میرا معبود اور ہے تمہارے معبود اور ہیں۔ مزید کہا گیا ہے کہ تم چاہو بھی تو میں تمہارے معبودوں کی عبادت کرنے والا نہیں اور میں چاہوں بھی تو تم میرے معبود کی عبادت کرنے والے نہیں۔ تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین ہے۔ اسی طرح سورۃ "مائدہ" (آیت 48) میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"ہم نے تم میں سے ہر ایک کے لئے ایک شریعت اور ایک راہ عمل مقرر کی۔ تمہارا خدا اگر چاہتا تو سب کو ایک ہی امت بھی بنا سکتا تھا لیکن اس نے یہ اس لئے کیا کہ جو کچھ اس نے تم لوگوں کو دیا ہے اس میں تمہاری آزمائش کرے لہٰذا بھلائیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرو۔ آخر کار تم سب کو خدا کی طرف پلٹ کر جانا ہے پھر وہ تمہیں اصل حقیقت بتادے گا جس میں تم اختلاف کرتے رہے ہو۔"

سورۃ "الکافرون" اور سورہ "مائدہ" کے ان حوالوں سے یہ واضح ہو جائے گا کہ اللہ تعالیٰ مختلف مذاہب کے پیروکاروں کو کس قسم کا طرز عمل اختیار کرنے کی ہدایت کر رہا ہے۔ ان کے درمیان مقابلہ اور مسابقت صرف ایک چیز میں ممکن اور جائز ہے: بھلائیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش اور بس۔ ایک دوسرے کو تباہ کرنا، ظلم کرنا بزور شمشیر اپنی پیروی پر مجبور کرنا منشائے الٰہی نہیں ہے اور اسی کے منافی طرز عمل پر پوپ جان پال نے اپنی دو ہزار سالہ تاریخ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی ہے اور اس کا رحم طلب کیا ہے۔ میری دانست میں اس واقعے نے موجودہ پوپ کو دنیائے عیسائیت کی تاریخ ہی میں نہیں بلکہ مذاہب عالم کی تاریخ میں ایک منفرد اور ممتاز مقام دلا دیا ہے اور وہ اپنے اس عمل کے ذریعے دوسرے بہت سے مذاہب کے پیشواؤں سے آگے نکل گئے ہیں۔ کاش مسلمان دنیا میں بھی اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کا ادراک پیدا ہو اور ہم کم از کم مسلک اور فقہی اختلاف کی بنیاد پر ایک دوسرے کی گردن کاٹنے سے باز آجائیں اور دنیا کے سامنے پر امن بقائے باہم کے سنہری قرآنی حکم کے علمبردار بن سکیں۔ کاش، اے کاش!

(جنگ 15۔مارچ 2000ء)

پوپ کی معافی

11۔ مارچ کو اٹلی میں واقع رومن کیتھولک دنیا کے مرکز "ویٹی کن سٹی" میں ایک نہایت پر شکوہ اور دلوں کو گرما دینے والی تقریب منعقد کی گئی جس میں دنیا بھر کے کروڑوں رومن کیتھولک عیسائیوں کے روحانی پیشوا پوپ جان پال نے ایک بڑے مجمعے کی موجودگی میں اللہ تعالیٰ سے رومن کیتھولک چرچ کے سربراہان اور وابستگان دامن سے دو ہزار سال کے دوران سرزد ہونے والے گناہوں اور غلطیوں کی معافی طلب کی اور باری تعالیٰ سے رحم کی بھیک مانگی۔ انہوں نے ایک وہیل چیئر میں بیٹھے ہونے کے باوجود کانپتے اور لرزتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور یہ عاجزانہ اعتراف پیش کیا کہ ہم نے گذشتہ دو ہزار سالوں میں جو غلطیاں کیں یا جن غلطیوں سے چشم پوشی کی' ان سے صرف نظر کیا' ان کو بالواسطہ قبول کیا ہم ان پر خالق کائنات سے معافی مانگتے ہوئے رحم کے طالب ہیں۔ پوپ نے کہا کہ تاریخ کے بہت سے مراحل پر ہم نے عدم تحمل کا رویہ اختیار کیا جس سے چرچ کی شہرت داغدار ہے۔ پوپ کی تقریر سے پہلے دو سینئر بشپ اور پانچ کارڈینل (چرچ کا ایک بڑا عہدہ) آگے بڑھے اور انہوں نے پوپ سے درخواست کی کہ وہ آگے آئیں اور ان غلطیوں کا اعتراف کریں جو ان کے بقول "حق اور صداقت کی خدمت کے زعم میں ان سے سرزد ہوئیں" انہوں نے بطور خاص صلیبی جنگوں اور کلیسا کی احتسابی عدالتوں کی کارروائی کے دوران ہونے والے مظالم اور غلط فیصلوں کا حوالہ دیا اور بارہویں صدی عیسوی سے انیسویں صدی عیسوی کے دوران مذکورہ دونوں حوالوں سے کئے جانے والے مظالم اور غلط فیصلوں پر ندامت کا اظہار کیا۔ واضح رہے کہ 1095 عیسوی میں اس وقت کے پوپ اربن ثانی نے فرانس میں کلرمونٹ (Clermont) کے مقام پر القدس اور وہ علاقے جنہیں عیسائی اپنا سمجھتے تھے مسلمانوں سے واپس لینے کے لئے صلیبی جنگوں کے آغاز کا اعلان کیا تھا۔ یہ جنگیں قریباً 200 سال جاری رہی تھیں جن کے دوران اور جن کی وجہ سے مسلمانوں اور عیسائیوں کے تعلقات صدیوں تک کشیدہ رہے اور آج تک یہ کشیدگی کسی نہ کسی شکل میں قائم ہے۔ چرچ کی عدالتیں جن کی کارروائیوں پر پوپ نے معافی مانگی 1231 عیسوی میں اس وقت کے پوپ گریگری نہم نے قائم کی تھیں تاکہ ان لوگوں کو سزائیں دی جائیں جو ان کے نزدیک 'ایسے نظریات کی تبلیغ کر رہے تھے اور ایسے عقائد رکھتے تھے جو ٹھیٹھ رومن کیتھولک چرچ کے عقائد سے مختلف یا متصادم تھے۔ ان عدالتوں کی کارروائی 1808 عیسوی تک جاری رہی اور اس عرصے میں قریباً تین لاکھ مذہبی لوگوں' سائنسدانوں' فلسفیوں اور اہل علم و قلم کو ہلاک کیا گیا اور بعض کو انتہائی المناک طریق سے موت سے ہمکنار کیا گیا۔ پوپ نے اس موقع پر کہا کہ جب ہمارے آباؤ اجداد براعظم افریقہ اور براعظم امریکہ میں تبلیغ کے لئے گئے تو انہوں نے بہت سے نسلی گروہوں اور ان کے مذہب اور تہذیب و روایات کے خلاف قابل اعتراض کارروائیاں کیں۔ عدم برداشت کا مظاہرہ کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انسانوں سے محبت کرنے کی جو تعلیم دی تھی اس کی خلاف ورزی کی اور ہم آج ان خلاف ورزیوں پر بھی ندامت کا اظہار کرتے ہیں۔ پوپ نے مزید کہا:

"اے اللہ! ہم نے بھوکے' پیاسے' بے لباس' مظلوم' مقید اور اپنی حفاظت نہ کر سکنے والے انسانوں کے اندر ذات باری تعالیٰ کا عکس دیکھا نہ اس کا احترام کیا اور یہ ہماری بہت بڑی کوتاہی تھی جو تو معاف فرمادے۔ جن لوگوں نے اپنی دولت اور اپنے اقتدار کے زعم میں مظالم کئے' بچوں کے ساتھ نفرت اور حقارت کا سلوک کیا حالانکہ وہ تجھے بہت پیارے ہیں اور جنہوں نے ارحام مادر میں موجود زندگی کی ابتدائی شکلوں کو قتل کیا ہم ان کے گناہوں پر بھی تجھ سے معافی مانگتے ہیں اور تو ہم پر رحم فرما۔"

اس موقع پر فرانس سے تعلق رکھنے والے ایک کارڈینل نے جس کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ پوپ کو اس تقریب کے انعقاد پر آمادہ کرنے میں ان کا بڑا ہاتھ ہے ان غلطیوں کا اعتراف کیا جن سے عالم عیسائیت کی وحدت مجروح ہوئی۔ آسٹریلیا سے تعلق رکھنے والے ایک کارڈینل نے یہودیوں سے ہونے والے سلوک پر معافی مانگی' نائیجیریا کے ایک کارڈینل نے عورتوں کے خلاف کئے جانے والے مظالم اور گناہوں کا اعتراف کرکے معافی مانگی' ویتنام سے تعلق رکھنے والے ایک پادری نے بنیادی انسانی حقوق کے میدان میں ہونے والی غلطیوں پر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی۔ جب پوپ اور دوسرے پادریوں نے باری باری مختلف غلطیوں کا اعتراف کیا تو ہر اعتراف کے بعد قربان گاہ (Altar) پر ایک شمع جلائی گئی جو اس بات کا استعارہ تھا کہ ہم تاریکی سے روشنی میں آ گئے ہیں' ظلمات سے نور میں داخل ہو گئے ہیں۔ ہر شمع جلائے جانے کے بعد پوپ قربان گاہ کا بوسہ لیتے جو اس عمل کے احترام اور پچھتاوے کی علامت قرار دیا گیا۔

(جنگ 15۔مارچ 2000ء)

دینی جماعتوں کی یکجہتی کا اظہار

نماز الگ الگ اور کھانا مل کر

لاہور (مقصود اعوان) جماعت اسلامی کے ہیڈ کوارٹر منصورہ میں دینی جماعتوں کے اجلاس میں جے یو پی (ن) جماعت اسلامی اور تحریک جعفریہ پاکستان سمیت 8 جماعتوں کے سربراہوں نے شرکت کی۔ اجلاس چار گھنٹے تک جاری رہا اجلاس میں دینی جماعتوں کے قائدین' قومی یکجہتی' دینی جماعتوں کے درمیان فروعی اختلافات کے خاتمے اور مشترکہ جدوجہد پر زور دیتے رہے مگر ان رہنماؤں نے نماز ظہر ایک ساتھ باجماعت ادا نہ کی جے یو پی (نیازی) کے سیکرٹری جنرل انجینئر سلیم اللہ اپنے خیالات کا اظہار کرنے لگے تو ظہر کی اذان ہونے پر انہیں مختصر خطاب کرنے کو کہا۔ انجینئر سلیم اللہ نے درخواست کی کہ وہ اپنی تقریر مکمل کرنا چاہتے ہیں اس لئے جماعت کا وقت بڑھا دیا جائے جس پر قاضی حسین احمد نے تجویز مسترد کرتے ہوئے کہا اجلاس موخر ہو سکتا ہے نماز میں دیر ممکن نہیں۔ انجینئر سلیم اللہ نے نماز کے بعد تقریر مکمل کی۔ دینی رہنماؤں نے اکٹھے کھانا کھایا لیکن باجماعت نماز کی ادائیگی سب کے لئے مسئلہ بن

باقی صفحہ 4 پر

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر **بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 32717 میں احمد حسین شاہد ولد چوہدری محمد حسین صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 47 صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-2-99 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4082 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد احمد حسین شاہد کوارٹر نمبر 47 صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر1 ظفراللہ وصیت نمبر 16257 گواہ شد نمبر2 محمد یونس ولد رحمت اللہ کوارٹر نمبر 33 صدر انجمن احمدیہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32718 میں وسیم احمد ظفر ثانی ولد رمضان احمد ظفر مرحوم قوم آرائیں پیشہ مربی سلسلہ عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 14/20 دارالنصر شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 17-1-2000 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ پلاٹ برقبہ 5 مرلہ واقع نصیر آباد حلقہ سلطان ربوہ مالیتی -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3236 روپے ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد وسیم احمد ظفر ثانی 14/20 دارالنصر شرقی ربوہ گواہ شد نمبر1 اللہ یار ناصر 19/3 دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر2 سلطان احمد طاہر 5/90 فیکٹری ایریا ربوہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32719 میں ظفراللہ خان ولد رانا محمد حسین صاحب قوم راجپوت پیشہ فارغ عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 25/22 دارالرحمت شرقی الف ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 17-2-2000 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان نمبر 25/22 برقبہ 10 مرلہ واقع دارالرحمت شرقی الف مالیتی -/800000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1200 روپے ماہوار بصورت کرایہ مکان مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ظفراللہ خان 25/22 دارالرحمت شرقی الف ربوہ گواہ شد نمبر1 عبدالحکیم وصیت نمبر 10709 گواہ شد نمبر2 عبدالغنی وصیت نمبر 13699۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32721 میں منصور احمد گھمن ولد غلام احمد گھمن قوم گھمن پیشہ واقف زندگی عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 2-2-2000 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد منصور احمد گھمن مربی سلسلہ ناصر آباد ربوہ گواہ شد نمبر1 احسان محمد کوارٹر نمبر 39 صدر انجمن احمدیہ گواہ شد نمبر2 بشارت احمد صدیقی وصیت نمبر 30250۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32722 میں عبدالحمید احمد ولد محمد رمضان صاحب قوم بھٹہ پیشہ ملازمت عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 13/41 دارالعلوم شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-2-2000 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ پلاٹ سکنی برقبہ 6 کنال 4 مرلہ واقع جڑانوالہ شہر مربع نمبر 49 کیلہ نمبر 17 کا 1/3 حصہ مالیتی -/200000 روپے۔ 2۔ پلاٹ نمبر 323/C برقبہ 5 مرلہ کا 1/2 حصہ مالیتی -/50000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی -/250000 روپے۔ پلاٹ نمبر1 سے سالانہ آمد -/2750 روپے ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2794 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالحمید احمد 13/41 دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر1 ملک جمیل الرحمٰن رفیق وصیت نمبر 14017 گواہ شد نمبر2 نصیر احمد شاد وصیت نمبر 21520۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32723 میں محمد انور شاہد ولد محمد شفیع صاحب قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ معلم وقف جدید عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دولیاں جٹاں ضلع آزاد کشمیر حال ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 1-2-2000 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2450 روپے ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد انور شاہد کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر1 محمد احمد معلم وقف جدید وصیت نمبر 30781 گواہ شد نمبر2 حسن احمد قمر وصیت نمبر 30305۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32724 میں سید ظفر احمد بخاری ولد حکیم سید پیر احمد صاحب قوم سید پیشہ ریٹائرڈ پنشنر عمر 75 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مارٹن روڈ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 30-11-99 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ دکان واقع بازار پنساریاں سیالکوٹ شہر مالیتی -/4000000 لاکھ کا 1/4 حصہ مالیتی -/1000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2061-25 روپے ماہوار بصورت پنشن از گورنمنٹ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سید ظفر احمد بخاری F 195/3 مارٹن روڈ کراچی نمبر5 گواہ شد نمبر1 عبدالرزاق مارٹن روڈ کراچی گواہ شد نمبر2 عبدالباری قیوم شاہد وصیت نمبر 16461۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32725 میں رسول بیگم زوجہ محمد عظیم شاد صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 59 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈرگ کالونی نمبر2 کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 1-1-2000 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر -/1000 روپے وصول شدہ 2۔ زیورات طلائی 2 تولہ مالیتی -/10000 روپے۔ 3۔ ترکہ والدین سے شرعی حصہ جو کہ بھائیوں کے قبضہ میں ہے برقبہ 2 کنال 14 مرلہ واقع مونگ ضلع منڈی بہاؤالدین مالیتی -/68000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی -/79000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رسول بیگم 2 C B/48 الفلاح سوسائٹی P/O ڈرگ کالونی نمبر2 کراچی گواہ شد نمبر1 نوید احمد ظفر وصیت نمبر 28270 گواہ شد نمبر2 ڈاکٹر محمد عاصم وصیت نمبر 28048۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عالمی خبریں
عالمی ذرائع ابلاغ سے

کارگل بحران کے وقت بھارت کی ایک خاتون صحافی ہرنیدر بھوپجانے کارگل کے بحران پر ایک کتاب میں لکھا ہے کہ کارگل بحران کے وقت بھارتی انٹیلی جنس ایجنسیاں سورہی تھیں۔ ان کی کوتاہیوں کی وجہ سے بھارت کو زبردست نقصان اٹھانا پڑا۔ نواز شریف اور واجپائی گلے مل رہے تھے تو پاکستانی ہیلی کاپٹر کارگل میں سامان گرا رہے تھے۔

دو گاؤں فلسطین کے حوالے اسرائیلی کابینہ نے یروشلم کے نزدیک دو گاؤں فلسطین کے حوالے کرنے کی منظوری دے دی۔ گاؤں حوالے کرنے کا اعلان وزیراعظم ایہود بارک کے دفتر سے کیا گیا۔

اسرائیلی فوج اور فلسطینی مظاہرین مقبوضہ عرب علاقوں میں اسرائیلی فوج اور فلسطینیوں کے درمیان جھڑپیں چوتھے روز بھی جاری رہیں۔ فریقین کے درمیان گولیوں اور پتھروں کا تبادلہ ہوا۔ ایک شخص ہلاک اور متعدد افراد شدید زخمی ہوئے۔ ادھر فلسطینی مذاکراتی ٹیم کے سربراہ عبدابو نے یہ کہہ کر استعفیٰ دے دیا ہے کہ ان کے منع کرنے کے باوجود اسرائیل کے ساتھ مذاکرات میں دوسرے چینل بھی استعمال ہو رہے ہیں۔

بنگلہ دیش میں بس میں بم دھماکہ بنگلہ دیش میں ایک بس 50 مسافروں کو لیکر بندربن کے علاقے سے گزر رہی تھی جب اس میں بم کا ہولناک دھماکہ ہوگیا۔ بس مکمل تباہ ہوگئی۔ مسافروں کے اعضاء کٹ گئے۔ دو افراد ہلاک اور 35 زخمی ہوئے۔ دھماکہ کے بعد چیخ و پکار مچ گئی۔ زخمیوں کو فوری طور پر ہسپتال داخل کروا دیا گیا۔ بعض کی حالت انتہائی نازک ہے۔ ہلاکتوں میں اضافے کا خطرہ ہے۔ کسی گروپ نے دھماکے کی ذمہ داری قبول نہیں کی۔

ایتھوپیا میں جنگ اور انتخابات ایتھوپیا اور اریٹیریا کے درمیان خونریز جنگ جاری ہے۔ ایتھوپین فوج نے کئی علاقوں پر قبضہ کرلیا۔ ادھر ایتھوپیا میں ہونے والے عام انتخابات کے دوران ہادیہ زون میں سیکیورٹی فورسز نے مظاہرین پر گرینیڈ پھینک دیا۔ جس کے باعث کم از کم 5- افراد ہلاک ہوگئے۔ ساؤتھ ایتھوپیا پیپلز ڈیموکریٹک الائنس کے چیئرمین پیٹروس نے مزید بتایا کہ دو افراد اس وقت مارے گئے جب سیکیورٹی فورسز نے مظاہرین کے ایک گروپ پر اندھادھند حملہ کیا۔

اتحادی طیاروں کی عراق پر بمباری امریکہ اور برطانیہ کے طیاروں نے گذشتہ روز عراق کے جنوبی علاقوں میں شدید گولہ باری کی۔ جس کے باعث 3 سالہ بچے سمیت 9- افراد شدید زخمی ہو گئے۔ عراقی حکام کے مطابق طیاروں نے شہری آبادی کو نشانہ بنایا۔

مزید 14 روسی فوجی ہلاک چیچن مجاہدین نے 14- روسی فوجی ہلاک کر دیئے۔ مجاہدین نے ایک روسی فوجی قافلے پر چھپ کر حملہ کیا۔ دو گاڑیاں بھی تباہ کردی گئیں۔

صدر کلنٹن کی سخت محنت امریکی وزارت خارجہ کے سابق ترجمان جیمز رابن نے ہانگ کانگ میں کہا ہے کہ امریکہ کے صدر کلنٹن کی چین کو عالمی تجارتی ادارے کی رکنیت دلانے کے لئے سخت محنت کرنا پڑ رہی ہے۔ وہ کانگرس پر دباؤ ڈال رہے ہیں کہ اس بل کو جلد منظور کرلے۔ اس میں دونوں ممالک کا فائدہ ہے۔

بقیہ صفحہ 1

ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام میاں عبدالرحیم صاحب تھا۔ آپ نے 8- نومبر 1950ء کو خدمت دین کے لئے زندگی وقف کی۔ انٹرمیڈیٹ اور مولوی فاضل کا امتحان پاس کرنے کے ساتھ 1956ء میں جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی اور ستمبر 1957ء میں بطور مربی سلسلہ ہالینڈ تشریف لے گئے۔

پاکستان واپسی پر جولائی 62ء تا 63ء معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے طور پر خدمت دین بجالانے کی توفیق پائی۔

1967ء تا 1994ء ہالینڈ میں بطور مربی انچارج بھی رہے۔ اور 1987ء میں کچھ عرصہ کے لئے بیلجیئم مشن کے انچارج رہے۔ قیام ہالینڈ کے دوران متعدد بار پاکستان تشریف لائے اور اس عرصہ میں مختلف خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق پائی۔ 1971ء-1972ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے پرائیویٹ سیکرٹری رہے۔ پھر 1978ء تا 1981ء دفتر P.S میں خدمات انجام دیں اپریل 1994ء میں ریٹائر ہونے کے بعد ہالینڈ میں قیام پذیر رہے آپ نے اپنی یادگار اہلیہ کے علاوہ 3 بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑی ہے۔ ایک بیٹا اور بیٹی شادی شدہ ہے۔

موصوف دعاگو۔ محنتی۔ خلافت کے فدائی خاموش طبع اور تقویٰ شعار بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی مغفرت اور رحمت کی چادر میں لپیٹ لے اور ان کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب لکھتے ہیں خاکسار کے والد مکرم مرزا محمد لطیف صاحب کا مورخہ 13-5-2000 کو گنگا رام ہسپتال میں ہرنیا اور پراسٹیٹ کا آپریشن ہوا ہے آپریشن کامیاب ہوگیا ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ جلد صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔

○ مکرم صغیر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع شیخوپورہ کا یکم مئی 2000ء کو دل کا بائی پاس آپریشن ہوا ہے۔ موصوف کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم بشیر احمد تبسم صاحب معلم اصلاح و ارشاد مقامی۔ ٹھٹھہ جوئیہ ضلع سرگودھا کی بیٹی عزیزہ عاطفہ بشیر (عمر نوماہ) کے بازو کی ہڈی کا کہنی سے جوڑ ہل گیا ہے۔ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

درستگی نام

○ میرے بیٹے قاضی محمد ناصر کے نکاح کے موقع پر میرا نام غلط درج ہوگیا تھا جو اس طرح تھا **"قاضی محمد ناصر ولد قاضی محمد شفیق"** حالانکہ میرا نام "عبدالشفیق ولد قاضی کریم اللہ" ہے ریکارڈ کی درستگی کے لئے میرا نام اور میرے بیٹے کا نام اس طرح درج ہوگا۔

قاضی محمد ناصر ولد قاضی عبدالشفیق ریکارڈ کی درستگی کے لئے اعلان کیا گیا ہے۔

عبدالشفیق
9- پروفیسر روڈ (سابق نارتھ روڈ) رسالپور

اعلان داخلہ

○ انسٹی ٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن (IBA) نے MBA پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ یہ دو سالہ پروگرام ہے تعلیمی قابلیت میں کم از کم بیچلرز ہونا لازمی ہے۔ جو طلبہ رزلٹ کا انتظار کر رہے ہیں وہ بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ داخلہ سے قبل رجحان ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہوگا۔ داخلہ فارم سٹی کیمپس یا ANZ بینک کی مختلف شہروں میں واقع شاخوں سے دستیاب ہیں۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 23- مئی 2000ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

بازیافتہ چابیاں

○ کسی دوست کو گری ہوئی چابیاں ملی تھیں جو انہوں نے دفتر صدر عمومی میں جمع کروادی ہیں۔ جس کسی کی ہوں دفتر سے حاصل کریں۔

نمایاں کامیابی

○ مکرم ملک محمد اعظم صاحب زعیم انصاراللہ دارالعلوم غربی حلقہ صادق لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے میرے چھوٹے بیٹے ڈاکٹر محمود احمد ساجد نے 8- مئی 2000ء کو کالج آف فزیشنز اینڈ سرجنز پاکستان سے میڈیسن میں فیلو شپ (FCPS) کرلی ہے۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے بیٹے کی یہ کامیابی آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت ہو۔ انہیں خادم دین بنائے اور انسانیت کی بے لوث خدمت کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

بقیہ صفحہ 1

دوم' فاتح احمد نارووال سوم' حارث مجید ربوہ چہارم اور صباحت احمد چیمہ ربوہ پنجم پوزیشن پر آئے۔ بہترین استاد مکرم مجیب احمد طاہر رہے۔

محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کا خطاب

تقریب کے مہمان خصوصی اور صدر محفل محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے رپورٹ کے اعداد و شمار پر خوشی کا اظہار فرمایا اور طلباء کو تلقین کی جو یہاں سیکھا ہے اس سے عملی زندگیوں میں فائدہ اٹھائیں۔ یہ پندرہ روزہ کلاس ایک چھوٹا سا اور معمولی سا کورس تھا اس کا مقصد یہ ہے کہ آپ کو دینی علوم حاصل کرنے کی طرف راغب کیا جائے۔ روحانی جماعتیں مسلسل محنت سے مقام حاصل کیا کرتی ہیں۔ آپ بھی مسلسل دینی تعلیم کے حصول کا سلسلہ جاری رکھیں اور اس تسلسل کو ٹوٹنے نہ دیں۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کا حوالہ دیا کہ حضور کو پاکستان کی جماعت سے بہت محبت ہے۔ صاحبزادہ صاحب نے فرمایا ہمیں بھرپور کوشش کے ساتھ حضور کی جماعت پاکستان سے محبت کے اس معیار کو قائم رکھنا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ خلیفہ وقت سے ذاتی تعلق کے لئے خطوط لکھے جائیں اور کوشش کریں کہ ہر ماہ کم از کم ایک خط ضرور حضور کی خدمت میں لکھا جائے آپ دیکھیں گے کہ اس کے روحانی' دنیاوی اور ہر قسم کے ثمرات آپ کو حاصل ہوں گے۔ آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے کہا کہ یہاں جو آپ نے سیکھا ہے اس کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں۔

آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے دعا کرائی۔

☆☆☆☆☆☆

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

ملکی خبریں
قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 16 مئی۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 26 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 35 درجے سنٹی گریڈ

بدھ 17- مئی- غروب آفتاب- 7-02

جمعرات 18- مئی- طلوع فجر- 3-33

جمعرات 18- مئی- طلوع آفتاب- 5-07

کراچی میں تحریک جعفریہ کے رہنما قتل

کراچی میں گلشن اقبال میں دو مسلح افراد نے تحریک جعفریہ کے مقامی رہنما سید سردار علی جعفری کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا اور فرار ہو گئے۔ 55 سالہ مقتول پیر کی صبح ساڑھے نو بجے موٹر سائیکل پر گھر جا رہے تھے کہ حسن سکوائر کے عقب میں نامعلوم افراد نے فائرنگ کر دی۔ لشکر جھنگوی کے ریاض بسرانے نامعلوم مقام سے گفتگو کرتے ہوئے اس قتل کی ذمہ داری قبول کرلی۔

میں پاکستان میں ہوں

ریاض بسرانے دعویٰ کیا ہے کہ میں پاکستان میں ہی ہوں۔ افغانستان میں نہیں ہوں۔ یاد رہے کہ پاکستان نے افغانستان سے مطالبہ کیا ہے کہ مجرموں کو پاکستان کے حوالے کیا جائے۔

لشکر جھنگوی کا دہشت گرد گرفتار

مجسٹریٹ سمیت تین شیعہ رہنماؤں کے قتل کے الزام میں پولیس نے لشکر جھنگوی کے دہشت گرد ولایت حسین کو گرفتار کر لیا ہے۔ ملزم نے تینوں قتلوں کا اعتراف کر لیا ہے۔

مجاہدین نے کشمیری وزیر ہلاک کر دیا

حزب المجاہدین سے وابستہ مجاہدین نے مقبوضہ کشمیر کے وزیر بجلی غلام حسین بھٹ کی بلٹ پروف کار کو بارودی سرنگ سے اڑا دیا۔ وزیر کے ہمراہ ان کے دو باڈی گارڈ اور دو دیگر افراد بھی ہلاک ہو گئے۔ حزب المجاہدین نے وزیر اعلیٰ اور دیگر وزراء کو بھی قتل کرنے کی دھمکی دی ہے۔

پراپرٹی ٹیکس کی شرح میں اضافہ

حکومت نے پراپرٹی ٹیکس کی شرح میں 50 فیصد اضافہ کر دیا ہے۔ نیا لینڈ بیس سسٹم متعارف کرا دیا ہے بڑی کوٹھیوں پر ٹیکس بڑھا دیا گیا۔ کچی آبادیوں اور بیواؤں کے لئے چھوٹ برقرار رہے گی۔ دس مرلہ تک کے مالک مکان کو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ بڑی کوٹھیوں کے مالکان کو 20 سے 50 فیصد ٹیکس دینا پڑے گا۔

بیگم کلثوم نواز کو ساہیوال داخلے سے روک دیا گیا

بیگم کلثوم نواز جب خشک سالی کے متاثرین کیلئے امدادی سامان لیکر جا رہی تھیں تو ان کو ساہیوال میں روک دیا گیا۔ انہوں نے اصرار کیا کہ وہ شہر سے گذریں گی مگر انتظامیہ نہ مانی۔ وہ پچاس منٹ تک ایک کھوکھے کے پاس چارپائی پر بیٹھی رہیں۔

بات چیت پر زور

معطل صوبائی اسمبلی کے ارکان نے جن کا تعلق سرگودھا اور فیصل آباد کی ڈویژنوں سے ہے چوہدری پرویز الٰہی کے گھر اجلاس کیا اور حکومت سے بات چیت کرنے پر اصرار کیا۔ ان کا کہنا ہے کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کے باوجود اسمبلیاں بحال ہو جائیں گی۔ مسائل کا حل بات چیت ہے۔ ارکان نے حکومت سے بات چیت کے لئے پرویز الٰہی پر دباؤ ڈالا اور کہا پارٹی کو گومگو کی حالت سے نکالنا بہت ضروری ہے۔

چیف ایگزیکٹو ترکمانستان میں

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف ترکمانستان کے دورے پر پہنچ گئے۔ انہوں نے صدر نیازوف سے مذاکرات کئے اور افغانستان اور گیس پائپ لائن کے منصوبے پر بات چیت کی۔

واپڈا حبکو تنازعہ فیصلہ محفوظ

سپریم کورٹ نے واپڈا اور حبکو تنازعہ میں بین الاقوامی ثالثی کے مقدمے پر فیصلے محفوظ کرلیا۔ سپریم کورٹ کے جج جسٹس بشیر جہانگیری نے کہا کہ اگر یہ سلسلہ چل نکلا تو پاکستان کے ساتھ کوئی بین الاقوامی معاہدہ نہیں ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ میں یہ بات کھلی عدالت میں کہہ رہا ہوں۔ پاکستان کی معیشت کا کیا بنے گا۔

مہران بنک سکینڈل پر بھی ریفرنس تیار

نیب کے چیف پراسیکیوٹر فاروق آدم نے بتایا ہے کہ مہران بنک سکینڈل پر بھی ریفرنس تیار کرلیا گیا ہے۔

نیشنل کالج برائے کمپیوٹر اسٹڈیز ربوہ میں داخلے جاری ہیں

مورخہ 20 مئی 2000ء سے نئی کلاسز شروع ہو رہی ہیں اندرون اور بیرون ملک کام آنے والے ڈپلومہ اور شارٹ کورسز میں داخلے کی آخری تاریخ 18 مئی 2000ء ہے۔ طالبات کے لئے علیحدہ لیب اور کلاسز (صبح و شام) مزید معلومات بذریعہ فون 212034 یا کالج واقع 23- شکور پارک ربوہ آکر حاصل کی جاسکتی ہیں۔

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61